مکالمہ

میں خدا کو دل میں بسانا چاہتا ہوں۔

تصنیف:

سید احمد سلمان شاہ بخاری

ممتازہ آباد ملتان پاکستان

۰۳۰۰۹۶۱۳۳۱۵

میں خدا کو دل میں بسانا چاہتا ہوں۔”۔ میں نے اپنے آپ سے مکالمہ کیا

” خدا کو اپنا شریک پسند نہیں “۔ مجھے ہاتف غیبی کی آواز سنائی دی۔

“لیکن میں تو موحد ہوں، خدا کو ایک مانتا ہوں، میں نے کسی بت کے آگے سجدہ نہیں کیا”۔ میں نے جواب دیا۔

” اچھا ، ذرا اپنے دل میں جھانکو کہ اس میں کو ن کون رہتا ہے۔ کیا اس میں دولت کی لونڈی راج نہیں کرتی؟

کیا انا کا بت سر تان کر نہیں کھڑا ؟

کیا سفلی خواہشات کی دیواریں موجود نہیں؟

کیا حسد و کینہ کی آگ نہیں جل رہی ؟” ہاتف نے تند لہجے میں سوال کیا۔

میں ایک لمحے کے لئے سوچ میں پڑ گیا ، ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ دوبارہ ہاتف نے بولنا شروع کردیا:

” تم جب کسی مہمان کو گھر میں بلاتے ہو گھر کی صفائی کرتے ہو، کمرہ خالی کرتے ہو، اسے سجاتے ہو ۔ لیکن خدا کو ایسے گھر میں بلارہے ہو جو گندگی سے بھرا ہے، جس میں پہلے ہی دنیا نامی اجنبی عورت رہتی ہے ، جس میں چاروں طرف کینہ و بغض کے جالے ہیں ، جس میں انتقام کے سانپ لوٹ رہے ہیں، جس میں ظلم و زیادتی کے بھیڑئیے دانت نکوسے کھڑے ہیں۔

ایسے گھر میں تم خدا کو بلاتے ہو؟ کچھ تو حیا کرو”۔

وہ ششدر رہ گیا۔ مجھے علم ہی نہ تھا کہ میں نے کیا کردیا۔ لیکن میں نے ہمت کرکے ہاتف سے پوچھنے کی کوشش کی:

" لیکن میں تو نماز ، روزہ حج زکوٰۃ کا پابند............" ۔

ابھی اس کا جملہ مکمل ہی نہیں ہوا تھا کہ ہاتف کی سخت آواز آئی۔

! اپنی پاکی اپنے پاس رکھو ، وہ ذات ان عبادات سے بے نیاز ہے،

میں بھیگی ہوئی آنکھوں سے واپس لوٹ گیا۔ رات بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہا لیکن کسی پل چین نہیں آرہا تھا۔ وہ وحشت سے گھبرا کر با ہر نکلا تو چار سو اندھیرا تھا، گہرے بادلوں کی وجہ سے سیاہی میں اضافہ ہوگیا تھا ۔ اس کے اندر کی سیاہی کالی رات سے زیادہ گہری تھی۔ اچانک مجھے بہت رونا آیا، وہ روتا رہا روتا رہا یہاں تک کہ وہ نقاہت کے باعث گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا، آنکھیں پر نم اور پورا بدن نڈھال۔

اسی اثنا میں اس ہاتف کی آواز دوبارہ آئی ۔

" خدا کو اپنے من میں بسانا چاہتے ہو تو دل کے گھر کو خالی کردو۔ اس میں سے وحشی درندوں، پھنکارتے سانپوں ، نامحرم ساتھیوں کو نکال دو۔ اس کے بعد اسے خدا کے خوف سے آراستہ کرو، عبادت کا رنگ و روغن کرو، نوافل کے بیل بوٹے لگاؤ، رحم دلی کی چوکھٹ لگاؤ اورخوش اخلاقی کی شمع روشن کرو۔ پھر اپنے رب کے سامنے دوزانو ہوکر دعا کر و کہ وہ تمہارے دل میں آکر بس جائے۔" ہاتف غیبی نے تفصیل بیان کی۔۔۔۔

" کیا اس طرح خدا میرے ساتھ رہے گا؟

۔میں نے سوال کیا۔

" ہاں ، خدا تمہارے ساتھ رہے گا۔ لیکن یاد رکھو،

اسے شراکت پسند نہیں، جونہی اپنے دل میں کسی اور بساؤگے تو وہ دل سے نکل جائے گا۔

وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے ، وہ تنہا بادشاہ ہے و ہ تمہارے دل میں مہمان کی طرح نہیں حاکم کی طرح رہے گا، اسی کی بات ماننی ہے ، اس کے منع کرنے پر رکنا اور حکم پر کام کرنا ہے۔ اگر اس کی حکم عدولی کی تو وہ سزا دے گا اور اگر اس کی بات مانتے رہے تو وقت آنے پر وہ کچھ دے گا جس کا تصور نہیں کرسکتے۔" ہاتف نے جواب دیا۔

میں نے سر اٹھایا تو دور افق پار کرنیں نمودار ہورہی تھیں ،اجالا پھیل رہا تھا۔ اس نے اپنے باطن میں جھانکا تو علم ہوا کہ اندر بھی تاریکی چھٹنے لگی تھی۔ وہ اٹھا اور اس عزم کے ساتھ اٹھا کہ ایک عظیم ہستی کو دل میں بسانا ہے ۔،

ختم شد

سید احمد سلمان شاہ بخاری